بسم اللہ الرحمن الرحیم

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ۝ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ۝ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي ۝ يَفْقَهُوا قَوْلِي ۝

جلد اول

مجموعہ کلام

رمضان المبارک 1444 ہجری 5

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

ہو بیاں کیسے تری شان رسولِ عربی

ہو تری شان میں قرآن رسولِ عربی

نعت ہم لکھتے ہیں احسانِ ابو طالب کی
نعت کے بانی ہیں عمر بھر رسولِ عربی

ورنہ وہ بھاگ گئے ہوتے یہ خم سر لیکر
تیرے قبضے میں تھے پالان رسولِ عربی

اپنے روضے پہ بلا لیجے زیارت کے لئے
پورا کردیں مرِا ارمان رسولِ عربی

نعت لکھنے کی مجھے بھی نقی توفیق ہوئی
آپ کا مجھ پہ ہے احسان رسولِ عربی

کردے عطا مرِے خدا، آج کے دن کی شام دو

کہتا ہوں دل سناؤں میں، آج کے دن کلام دو

منبر لگاؤ آج دو، جشن کو احترام دو
آج سنیں گے منقبت، آن کے سب امام دو

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

دین بچانے کیلئے، جان لٹائی دونوں نے
کربلا میں کر گئے نبیوں سے بڑے، زینب کے بیٹے کام
دو

مولا حسن و حسین نے، پالا لیے گود
میں
عون و محمد آپ پے، کرتے ہیں فخر امام
دو

عشق عیاں جہان میں، زینب کے بیٹوں نے
کیا
جنگ میں بھی گئے ہیں یے، دیکھ لو گام
گام دو

سیرت و شکل و بندگی، رعب و جلال و
حوصلے
عکسِ حسن و حسین ہیں، زینب کے لال
فام دو
ساقی ہو آپ کا کرم، چاہئیں دو دو رنگ
کے
جب بھی اٹھاؤں میں قلم، مدح کے پاؤں
جام دو

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

تیر و تبر کی شا کو، کیا ہیں ضرورتیں بھلا
کافی یزیدیوں کو ہیں، قتل کو ساتھ نام دو

شام ہر ایک شامی کی، کرب و بلا میں ہوگئی
کرگئی کفر میں ابھی، اطفال انکدام دو

دونوں جہاد کرتے ہیں، ہاتھوں میں تھامے نیمچے
کرگئے سارے کفر کا، طفل یہ اختتام دو

ایک میں عون کی ثنا، اک میں محمد آپ کی
آج کے دن کئے ہیں یوں، جشن کے اہتمام دو

جذبے عشق دیکھئے، ماموں پے جاں لٹانے کا
ماں کو ہیں اک سلام میں، دیکھو فقہ سلام دو

میدان میں کیا جنگ لڑی عون و محمد

دیتے ہیں دعا نانا علی عون و محمد

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

بن کر سرِ میدان جو عونؑ و محمدؐ
دشمن کئ ں فی النار کئی عونؑ و محمدؐ

اک بات ہ زینبؑ نہ بھ ی عونؑ و محمدؐ
ہاں مثلِ علیؑ تیغ چلی عونؑ و محمدؐ

جاں کھلتے ہوئ ے قاسمِ و اکبم نظر آئ
اس گلشنِ ہستی کی کلی عونؑ و محمدؐ

سب دیکھ کہ پیکار یہی کہنہ لگ ہیں
دونوں ہی ہیں شاگردِ جو عونؑ و محمدؐ

ہاں معرکہ کرتے ہوئ بن جاتے ہیں اکثر
شیر کبھی شبیر کبھی عونؑ و محمدؐ
شاید انھیں شبر نہ ہی تیّار کیا
جو بن گئ ے میداں میں علیؑ عونؑ و محمدؐ

غازی سی وفا دیکھ کہ یہ کہتی ہیں
زینبؑ
تم دونوں پہ میں صدقہ گئی عونؑ و محمدؐ

بھاگا پسرِ سعد یہ میدان سے کہہ کر
لے آئ ے قضا میری ابھی عونؑ و محمدؐ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی

لینے کو چلے حضرتِ قاسم کا بدلا
میداں میں شجاعت کی دھنی عون و
محمد

لڑتے ہوئے میدان میں جب دونوں کو
دیکھیں
جعفر بھی یہ کہتے ہیں دیر عون و
محمد

بس مدحتِ زینب میں سناؤ انھیں اشعار
آئے ہیں یہی سن کے نقی عون و محمد
منقبت لکھتا رہا ہوں میں خدا کی
خاطر
اور لکھی حمدِ خدا آلِ عبا کی خاطر

آیتیں ڈھونڈیں اترنے کے بہانے اکثر
مدحتِ شاہ و حسن سبز قبا کی خاطر

آیا کرتے ہیں درِ فاطمہ زہرا پہ نبی
چادرِ فاطمہ زہرا سا شفا کی خاطر

جب فضا میں کبھی محسوس ہوئی مجھ
کو گھٹن

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

آگیا زیر علم میں تو ہوا کی خاطر

مصطفیٰ آپ کے بیٹوں کی ثنا کرتا ہوں
میں نقی، فاطمہ زہرا کی رضا کی خاطر

العجل کی دعا پکار میں ہے
فاطمہ زہرا انتظار میں ہے

جو بھکاری حسن کے لعل کا
بادشاہوں کی وہ قطار میں ہے

مولا آیا نہیں جواب ترا
کیا عریضہ وہ رہگزار میں ہے

دوست شبیر کا حبیب جو
چودہ صدیوں سے انتظار میں ہے

کس طرح سے اسے بلائیں بھلا
وہ جو اللہ کے حصار میں ہے

ہے دعا کہ دیں فوج میں مولا
نام تیرا نقی شمار میں ہے

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

منافقوں پہ کریں گے وہ آکے وار بہت
علی کی مثل چلائیں گے ذولفقار بہت

جو ایک بندگی صدیوں سے کرتے آئے ہیں
وہ ہے امامِ زماں کا انتظار بہت

بلو ، شر و سجا ، باقر و جعفر
بنیں گے پانچوں کے اک دن حسیں مزار بہت

امامِ عصر کے آنے کا احترام میں خود
جبیں جھکائے ہے خوش بیتِ کردگار بہت

مِری دعاؤں میں اک العجل کی دل سے مِرے
قسم خدا کی نکلتی ہے یہ پکار بہت

چمکنے دین لگا آپ کے ظہور پہ دن
عیاں یہ ہوگیا ہے آپ کا وقار بہت

چمن میں فاطمہ زہرا کے پھول کھِلا لگے
ملی مہِ شعبان میں ہے بہار بہت
آج یوں اہلِ عزا رونے لگے
آج شاہِ کربلا رونے لگے

دیکھ کر ماں پر مصائب اس قدر

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

کیا ستم ہے مجتبیٰ رونے لگے

فاطمہ کی پسلیوں کو دیکھ کر
اشکِ خوں شیرِ خدا رونے لگے

قبرِ زہرا و حسن کو دیکھ کر
یا الٰہی مصطفیٰ رونے لگے

ظلم کتنا بنتِ احمد پر ہوا
سوچ کر کُل انبیاء رونے لگے

جب نقہ شہید کا ہوا بھائی شہید
مرتضیٰ بے انتہا رونے لگے

جاکے میدان میں کیا حال کیا قاسم نے
خون سے شامیوں کو لال کیا قاسم نے

مرتضیٰ مجتبیٰ، غنی کی دکھا کر یہ بیت

کیا عیاں سورۂ زلزال کیا قاسم نے

بابا شبر نے جو بازو پہ تھا باندھا تعویز
اسی تعویز کو ہے ڈھال کیا قاسم نے

آکے میدان میں بس اپنا بتا کر شجرہ

ایک رستم کو یونہی زال کیا قاسمؑ

جیسؑ مرحب کا کیا شیرِ خداؑ لا بالکل
ویسؑ ارزق کا وہی حال کیا قاسمؑ

عکس بیعت کا دکھائی نہیں دیگا کبھی صاف
اس طرح آئینؑ میں بال کیا قاسمؑ

آن کر غیض میں مقتل میں سرِ کرب و بلا
حملؑ دادا کی ہی تمثال کیا قاسمؑ

ہوکؑ پامال رہِ دینِ محمد میں نقی
لاشِ بیعت کو ؑ پامال کیا قاسمؑ

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

جسے کسی کے بھی در سے نہیں ملی ہوگی

اسے حسینؑ نے اولاد بخش دی ہوگی

دیا کوئی بھی بجھا دے تو ہوگی تیرہ شبی
مگر حسینؑ بجھا دیں تو روشنی ہوگی

قطار میں نظر آئیں گے انبیاؑ سارا
جناں میں حضرتِ حرؑ کی جو حاضری ہوگی

کبھی نماز میں لیکر علیؑ کا نام بھی دیکھ
تِری نماز میں کچھ اور دلکشی ہوگی

ترستے ہوں گے سرِ آسمان اس کو ملک
زمیں پہ بزمِ شہِ دیںؑ جو سجی ہوگی

خدا نے جس سے لئے بال و پر اس کو
حسینؑ ابنِ علیؑ نے اڑان دی ہوگی

ترا عجیب ہی دشمن پہ وار ہے زینہ
ہر ایک خطبہ ترا ذوالفقار ہے زینہ

گئیں مدینے سے کتنی ہوئی یہ شام تلک

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی

حسین ابن علی پر نثار زینب

علی کے بیٹوں کا پرتو ہے اس کے چاروں طرف
علی کی بیٹی ہے عالی وقار زینب

تمام گھر ہی لٹایا ہے تو نے اس کے لئے
نبی کا دین ترا قرضدار زینب

ہر ایک دل میں بھی تعمیر کردیا تو نے
جو شہر ہے کا کرب و بلا میں مزار ہے
زینب

زمانے کہتا ہے تجھ کو شریکۃ الشبیر
یوں شہر ہے کے کاموں میں تو حصے دار ہے
زینب

ہیں پھول قاسم و عون و محمد و اکبر
چمن حسین کے ہیں اور تو بہار زینب

حسن حسین کے ہوتے ہوئے ہیں زینتِ اب
یہ صرف آپ کو حاصل وقار ہے زینب

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

علیؑ کی آنکھوں کی ٹھنڈک و چین سرو کا
دلِ رسولؐ کو تم سے قرار زینؑ

پڑھیں جو غور سے قرآں تو ہو انھیں معلوم
خدا بھی آپ کا مدحت گزار ہیں زینؑ

وہ انبیاؑ ہوں کہ آیات یا فرشتاؑوں
تمھارؑ در پہ ہر اک کی قطار ہیں زینؑ

بس اک اشارؑ سے ہر چیز ہو گئی ساکت
وہ لفظِ کن پہ ترا اختیار ہیں زینؑ
بغیر خون خرابؑ کہ مر گیا ہیں یزید
تِرؑ عجیب ہی خطبوں کی مار ہیں زینؑ

فقؑ چلی ہیں یہ سالار بن کہ جانبِ شام
اٹھائؑ ساتھ امامت کا بار ہیں زینؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی

غاصبوں پر جہاں لعنت نہیں ہونی والی

وہاں نازل کبھی رحمت نہیں ہونی والی

ڈال کر قید میں ان کو یہ سمجھتا تھا یزید
بنتِ حیدر سے خطابت نہیں ہوگی والی

بولی زینب سے کہ مجلس نہیں ہوگی شہ کی
اتنی کم ظرف کی جرأت نہیں ہونی والی

ثانیِ زہرا علاوہ ترا دنیا میں کبھی
طرزِ حیدر میں خطابت نہیں ہونی والی

یہ ثنا ہم کو دل و جان سے بڑھ کر ہے فقیہ
مدحِ زینب میں رعایت نہیں ہونی والی

صدقہ ہے فقط آپ ہی کا ثانیِ زہرا
جو لکھیں گئیں شہ کی ثنا ثانیِ زہرا

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

دربار میں خطبہ جو دیا ثانیِ زہرا
یاد آنے لگے شیرِ خدا ثانیِ زہرا

کرتی تھیں یہی ورد سدا ثانیِ زہرا
شبیر پہ سو بار فدا ثانیِ زہرا

دیں آپ کے احسانوں کا یا ثانیِ زہرا
ہر دور ہی مقروض رہا ثانیِ زہرا

جب آپ کا اک خطبہ سنا ثانیِ زہرا
بےدینوں کو یاد آیا خدا ثانیِ زہرا

دشمن کے مکاں میں غمِ شبیر کی خاطر
کی مجلسِ شبیر بپا ثانیِ زہرا
انداز میں حیدر کے تھی کی گفتگو جس نے
ایک آپ ہیں اور ایک خدا ثانیِ زہرا

تھا شبر و زہرا کی جو تحریر کا اک کام
تقریر سے وہ پورا کیا ثانیِ زہرا

خطبوں سے فنا اپنے ہی دشمن کو کیا ہے
ہیں مثلِ حسن سبز قبا ثانیِ زہرا

جو لجہ تھا معراج میں وہ آگیا اب یاد

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

خطبہ جو سرِ شام سنا ثانیِ زہرا

دشمن کو فنا کر دیا بن تیغ اٹھائے
یوں آپ بنیں فاطمہ یا ثانیِ زہرا

دیتے ہیں دعا کہ یہ زینب کو محمد
دیں تم نہ بچایا ہے مرِ ا ثانیِ زہرا
سورج بھی سرِ عرش نکلتا نہیں جب تک
اس کو نہ اشارہ ہو تِرا ثانیِ زہرا

جلتے ہوئے خیمہ سے امامت کو بچایا
ہے آلِ محمد کی بقا ثانیِ زہرا

ہاں آپ سے ہی امر میں اسلام کے پختہ بھی
کرتے ہیں سدا مشورہ یا ثانیِ زہرا

ہوتے ہوئے دو بیٹوں کے ہیں باپ کی زینت
یہ آپ کو ہی اوج ملا ثانیِ زہرا

بن جاتا ہے عبد و علی اکبر و قاسم
جو آپ کی گودی میں پلا ثانیِ زہرا

اللہ رے زینب کی فضیلت کو تو دیکھو

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

یہ صرف لقب ان کو ملا ثانیِ زہرا
سجاد نہ دادا کی جھلکپآ میں دیکھی
جو بولن کی دیکھی ادا ثانیِ زہرا

اس بیٹ کو بھی فاطمہ زہرا سے ملیا
عباس نہ پائ جو وفا ثانیِ زہرا

وعدہ تھا نبی سے کیا شبیر لیکن
پر تم نہ اسہ پورا کیا ثانیِ زہرا

خود بن کہ اسیر آپ نہ زندان میں پہنچے
محبس سہ کیا دیں کو رہا ثانیِ زہرا

ظلمت کی ہواؤں میں کیا تم نہ ہی روشن
شبیر کی مجلس کا دیا ثانیِ زہرا

آجائیں جگہ چھوڑ کہ سادات کی جانب
اب نہر کو دہ دیں جو صدا ثانیِ زہرا
یہ دونوں جہاں کہ اٹھہ سن کر تِرا خطبہ
تم سہ ہی ملی کرب و بلا ثانیِ زہرا

شبیر کا خوں جب سہ بہا کرب و بلا میں

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

وہ خاک ہوئی خاکِ شفا ثانیِ زہرا

خطبوں سے کریں کفر کو بیجان نہ کیونکر
ہیں خواہرِ شاہِ شہداء ثانیِ زہرا

جو آ کو اور حضرتِ سجاد کو دیکھا
باقر نے بھی یوں خطبہ دیا ثانیِ زہرا

عاشور کے دن خیمہ شبیر کے نزدیک
غازی کی جگہ پہرہ دیا ثانیِ زہرا

پرداخت یہاں حیدر و جعفر کی عیاں ہے
دیکھی ہے جو بیٹوں کی وفا ثانیِ زہرا
سنتے ہیں بڑا صبر کیا حضرتِ شہ نے
پر آپ نے جو صبر کیا ثانیِ زہرا

حیدر نے یہ زینب سے کہا تھا اک
دن
تیری ولا عشقِ خدا ثانیِ زہرا

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

خدا کے دین کا روشن جو نام کرتے ہیں
یہ کام صرف ہمارے امام کرتے ہیں

دکھا رہے ہیں کرشمے یہ کربلا میں حسین
شہید ہوکے سناں پہ کلام کرتے ہیں

یہ کہہ رہے ہیں جنابِ سعید سے شبیر
ہم اب سے خلدِ بریں تیرے نام کرتے ہیں

ابھی ہی آئے ہیں یہ چھوڑ کر سپاہِ یزید
حسین حر کو علیہ السلام کرتے ہیں

جو خط حسین نے بھیجا کھول کر
پڑھئے
حبیب آپ کو مولا سلام کرتے ہیں

گلے سے اپنے لگا کے، بنا کے اپنا سپاہ
حسین جون کا بالا مقام کرتے ہیں
خدا سے طور پہ موسیٰ کلام کرتے تھے
حسین نیز پہ آکر کلام کرتے ہیں

یہ کربلا نے ہی ثابت کیا ہے کہ شبیر
نبی کے دین کے سارے مرام کرتے ہیں

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

حسنؑ کا نام پکارا نہیں ازل سے
حسینؑ بھائی کا یوں احترام کرتے ہیں

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی

دل میں رہ جائے گی حسرت نہیں ملنے والی

بنتِ حیدر کی حقیقت نہیں ملنے والی

جس میں زینب ترے بابا کی نہیں ہو مدحت
ایسی قرآن میں آیت نہیں ملنے والی

ثانیِ زہرا ہے حقیقت میں کہ بعدِ زہرا
آپ سی صاحبِ عصمت نہیں ملنے والی

یہ ثنا ہم کو دل و جان سے بھی بڑھ کر ہے
مدحِ زینب میں رعایت نہیں ملنے والی

آگئی شام میں عباس کے ہمشیر، یزید
اب تِری لاش سلامت نہیں ملنے والی

مانگ لے جو بھی تجھے چاہئے ان سے لیکن
تجھ کو شبیر سے بیعت نہیں ملنے والی
تجھ کو بی بی ہوئی حاصل جو خدا کے نزدیک
ایسی نبیوں کو بھی عظمت نہیں ملنے والی

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

زینتِ اب ہیں یہ حسنین کہ ہوتہ ہوئ
بھی
ایسی ہر اک کو فضیلت نہیں ملنہ والی

شام تک کرب و بلا سہ ہمیں تاحشر
جیسی زینبہ نہ کی محنت، نہیں ملنہ
والی

شاعرِ اہلبیہ
سید محمدنقی نقوی

علم دنیا کو دیا □□ قید میں
علم کا روشن دیا □□ قید میں

آپ□ سے □اں رابطہ□ قید میں
حضرتِ بی□لول□ کلی قید میں

را□ِ حق پر لیکر آئے□ لوگوں کو
انتقام ایسا لیا □□ قید میں

مثلِ سجا د□ آپنے، زنجیر میں
سجد□ خالق کو کیا □□ قید میں

ظلم کاظم□ پر □وئے□ ہیں کس قدر
طفلی میں دیکھا گیا □□ قید میں

یاد کر کے□ اپنے□ جد کی پیاس کو
ایک قیدی رو رہا □□ قید میں
مولا□ کروٹ بھی بدل سکتے□ لیں
ظلم کتنا □و رہا □□ قید میں

مجتبیٰ کی یاد آئی' نقی
زہر ان□ کو جب دیا قید میں

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

کربلا سے کوفہ تک مرتضیٰ سکینہ ہیں
مثلِ ثانیِ زہرا فاطمہ سکینہ ہیں

آکہ نیزے پر سرور جو کلام کرتے ہیں
شاہِ دیں کی سانسوں کا سلسلہ سکینہ ہیں

ساتھ میں تمھارے ہی شام تک چلا باقر
آپ دینِ خالق کا آسرا سکینہ ہیں

خضر اور عیسیٰ جو زندہ آج تک ہیں یوں
منقبت تمھاری وہ لکھتے کیا سکینہ ہیں

بولتے نقی دیکھا نیزے پر سوال آیا
مصطفیٰ کے بیٹے کی کیا بقا سکینہ ہیں

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

کس طرح کرۂ کون بیاں کیا ہۓ سکینہؑ

کافی ہۓ یہی دوسری زہراؑ ہۓ سکینہ

شبیرؑ کا دل جس سے دھڑکتا رہا شب و روز
شبیرؑ پہ اللہ کا وہ تحفہ ہۓ سکینہ

آتی ہۓ تمھیں نیند فقط چھاتی پہ شہؑ کی
بستر تِرا شبیرؑ کا سینہ ہۓ سکینہ

کرتا ہۓ شب و روز سلام آپ کو آکر
اک پنجہ جو غازیؑ کہ علم کا ہۓ سکینہ

منہ ڈھانپ لیا بالوں سے چادر جو نہیں ہۓ
کیسا تِرا بازار میں پردہ ہۓ سکینہؑ

زہراؑ کی طرح کیسے نہ تو ظلم سہا گی
آخر تمھیں زینبؑ نے جو پالا ہۓ سکینہ

مانگا ہۓ نقی شب کی نمازوں میں اسے تو
خود سوچ لو شبیرؑ کی کیا کیا ہۓ سکینہ

سنائی شام میں جو حیدری آواز زینبؑ نے

دکھایا شام کہ دربار میں اعجاز زینبؑ نے

یزیدی شام کہ دربار میں سب رہ گئے گونگےؑ

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

کیا ہے خطبوں کا اس طرح سے آغاز
زینب نے

سنا کہ لے جو شیرِ خدا میں شام میں
خطبہ
نظامِ ظلم روکا دے کہ اک آواز زینب نے

جہاں بھی جاتیں ہیں یہ ہر جگہ خطبہ
سناتی ہیں
بتایا یوں یزیدوں کا جہاں میں راز زینب
نے

علی کے دربار میں آئے لگا ہے شامیوں کو یہ
علی کے لہجے کا اپنایا یوں انداز زینب نے

ہیں جتنی دنیا، یوں روکا ہے اُن سب کے
نظاموں کو
جو دی دربار میں اسخت کی اک آواز
زینب نے
جنابِ مرتضیٰ کی ہیں یہ زینت، بیٹوں
کے ہوتے
فقط اللہ جانے پایا کیا اعزاز زینب نے

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

حسین و قاسم و عباس و اکبر آئیں
اس میں
کیا شعبان کا ایسا آغاز زینب بنتِ

قدم با قدم ہم ارم دیکھتے ہیں
تقی کا جو نقشِ قدم دیکھتے ہیں

نقی بس اٹھاؤ قلم، دیکھتے ہیں
محمد تقی کے کرم دیکھتے ہیں

لگا، ہوگیا ہم کو دیدارِ جنت
محمد تقی کا حرم دیکھتے ہیں

ملائک خدا کے یہ سجدوں کی خاطر
محمدؐ کے نقشِ قدم دیکھتے ہیں

ازل سے رہے ساتھ حق کے ہیں مولا
نہ شاہی نہ جاہ و حشم دیکھتے ہیں

تقی کے گداوں کا بھی میں گدا ہوں
جہانوں میں میرے بھرم دیکھتے ہیں

علی کا وہ گھر ہے جہاں پہ نقی ہم
محمدؐ کا پھر سے جنم دیکھتے ہیں

ہنس کے میدان میں ہر ظلم کو برباد کیا

رن میں بہشیر نے حملہ نیا ایجاد کیا

شاہؑ یہ کہتے تھے کمسن ہیں ابھی بچہ مگر
آپ نے حملہ وہ بڑا اصغرِ ناشاد کیا

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

آکہ بن تیر و تبر گردنیں سب کی کاٹیں
یعنی بہشیر نہ شیر کو ریت یاد کیا

طوق اور بیڑیاں، زنجیر پہن کر، اصغر
آپہ کہ بھائی نے اسلام کو آزاد کیا

لیکہ اک تیرِ ستم اپنہ گلہ پر ہنس کر
ایک کمسن نہ بنِ سعد کو برباد کیا

ہوکہ قربان رہِ شاہ میں اصغر نے
حیدر و فاطمہ زہر کو لت شاد کیا

مرتضیٰ کی جان ہیں مولا نقی
یوں مِرا ایمان ہیں مولا نقی

دیکھ لو قرآں یا نا کو دیکھ لو
ناطقی قرآن ہیں مولا نقی

معجزہ دربار میں دکھلا دیا
مجتبیٰ کی شان ہیں مولا نقی

جس میں سب قرآں سمٹ کر آگئہ
آپ وہ قرآن ہیں مولا نقی

جو کبھی گنوا نہیں سکتا ہوں میں
آپ کہ احسان ہیں مولا نقی

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

کنویں میں بیٹا، یہ کہیں سجدہ ریز
شکر کی پہچان ہیں مولا نقی

اے خدا تو ہی نقی کو کر عطا
مدح کا عنوان ہیں مولا نقی
نبیؐ کا حسنِ جوانی ہیں جعفرِ صادقؑ
نبیؐ کی یاد دلانی ہیں جعفرِ صادقؑ

تو جان یا کہ تو سانسیں یا زندگی ہو مری
سب آپ پر ہی لٹانی ہیں جعفرِ صادقؑ

ثنائیں ہم کو وہاں آپ کی بھی کرنی ہیں
جہاں پہ نعتیں سنانی ہیں جعفرِ صادقؑ

ہزاروں لوگ مسلماں کئے ہیں مولا نے
رسولؐ آپ کا ثانی ہیں جعفرِ صادقؑ

ہوا ہے آج کہ دن آپ اورنپہ کا ظہور
یہ راتیں کتنی سہانی ہیں جعفرِ صادقؑ

نقی، سلونی کا دعویٰ بتا رہا ہے یہی
خدا کہ دین کہ بانی ہیں جعفرِ صادقؑ

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

شیرِ خدا کی منقبت جب بھی کہیں پڑھی گئی

عرش پہ بھی وہ منقبت حشر تلک سنی گئی

روشنی آفتاب کی آتی رہی جہان میں
اور علی کے نور کی شمس کو روشنی گئی

آنکھ پہ مرتضیٰ کے در جو بنا جدار میں
اس کو چھپانے کے لیے سعی ہمیشہ کی گئی

آیا جو مشکلوں میں دیں یہ بھی ہے سیرتِ نبی
نامِ علی پکار کے نادِ علی پڑھی گئی

اتنا کیا رسول نے ذکرِ علیِ مرتضیٰ
دونوں جہاں میں یا علی آواز گونجتی گئی

جذبہ ہے عشقِ مرتضیٰ ، میثم سے ہم سیکھو کیسا ہو
ہیں سرِ دار و مگر مدحِ علی پڑھی گئی

کی نہیں جب تلک علی والوں نے مدحِ مرتضیٰ

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

تب علیؑ والوں سے نبیؐ سانس تلک نہ لی گئی
وارثِ زینِ عباؑ ہیں باقرؑ
حافظِ دینِ خدا ہیں باقرؑ

داستاں کرب و بلا کی دیکھو
شاہدِ کرب و بلا ہیں باقرؑ

جیسے حیدرؑ کی دعا ہیں سجادؑ
ویسے عابدؑ کی دعا ہیں باقرؑ

ہیں علیؑ باپ، محمدؐ بیٹا
ایسی عابدؑ پہ عطا ہیں باقرؑ

جتنے القاب ہیں، بتلاتے ہیں
علم میں سب سے سوا ہیں باقرؑ

آپؑ پہ آپؑ کے اجداد بھی
میری سب سانسیں فدا ہیں باقرؑ
ان کے ہی دم سے ہیں یہ دونوں جہاں
یعنی خالق کی رضا ہیں باقرؑ

ان گنت لوگوں کو لائے حق پر
دینِ احمدؐ کی بقا ہیں باقرؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی

میں بھلا کیسے بھٹک جاؤں
جب مِرے راہنما ہیں باقرؑ

کرلیں یہ دونوں جہاں جتنا بھی مل کر سجدہ
پھر بھی ہوں گے نہیں عابدِ کبریا کے برابر سجدہ

شہہ نے غربت میں کئے جو تیرِ خنجر سجدہ
سارے سجدوں کے بنے ہیں وہ پیمبر سجدہ

نامِ سجادؑ جب آتا ہے تو پڑھتے ہیں درود
اسمِ سجادؑ پہ ہم کرتے ہیں اکثر سجدہ

تیغ سر پر ہے مگر چہرہ ہے کعبہ کی طرف
نزع کے وقت بھی کرتے رہے سرور سجدہ

جو کئے جاتا ہے تو بغضِ علی میں واعظ
لعنتیں کرتے ہیں تجھ پر وہ پلٹ کر سجدہ

ہاں پسند آئیں خدا کو بھی عباداتِ نبی کی
کون کر سکتا ہے سجادؑ سے بہتر سجدہ

در میں آتے ہی عابدؑ نے کئے ہوں گے

جیسے شبرؑ نے کئے دنیا میں آکر سجدہ
مرتبہ یہ شان و شوکت کے عیاں ہیں فاطمہؑ

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

آپ جس کی بیٹی ہیں اس کی بھی ماں
ہیں فاطمہؑ

مصطفیٰؐ جس در پہ آکر روز کہتا ہیں
سلام
آپ کے در کے سوا وہ در کہاں ہیں
فاطمہؑ

وقتِ مشکل میں بھی تو مشکل کشا ہیں
مرتضیٰ
پاسبانِ مصطفیٰؐ کی پاسباں ہیں فاطمہؑ

ان کو تو امّ ابیہا کا لقب بھی مل گیا
سوچئے کتنی نبیؐ پر مہرباں ہیں فاطمہؑ

مصطفیٰ و مرتضیٰ و مجتبیٰ اور اک
حسنؑ
ان میں چاروں آیتوں کے درمیاں ہیں
فاطمہؑ

جب پڑھا کوثر کا سورہ تب ہوا معلوم یہ
آپ کی عظمت تو قرآں میں نہاں ہیں
فاطمہؑ

کوئی حیدرؑ کے علاوہ ہو نہیں سکتا
وہ
اہ نقیؑ جن کی جناں میں مدح خواں ہیں
فاطمہؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی

لبوں پر تیرؑ مدحت ہو؟ نہیں تو
تو منبر کی اجازت ہو؟ نہیں تو

پکارا جب سرؑ ہم نے نامِ حیدر
پھر آئی کوئی آفت ہو؟ نہیں تو

بنا حُبّ ِ علیؑ دونوں جہاں میں
جناں جانؑ کی حسرت ہو؟ نہیں تو

حسینؑ ابنِ علیؑ کو قتل کرکے
یزیدوں کی حکومت ہو؟ نہیں تو

علیؑ کے بنؑ علیؑ کی آلِ کے بن
"جئے جانؑ کی ہمّت ہو؟ نہیں تو"

وہ دستر خوان پر مولا حسنؑ کے
کہیں تھوڑی بھی قلّت ہو؟ نہیں تو
اُنھیں اصغرؑ سا دیں گے ہنسی سر
تو تیغوں کی ضرورت ہو؟ نہیں تو

اگر اس میں نہیں ہو مدحِ حیدر
یہ دنیا خوبصورت ہو؟ نہیں تو

نبیؐ کو چھوڑ کر جنگوں سے بھاگے

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

یہ کوئی کارِ نصرت ہے؟ نہیں تو

اندھیرا قید خانہ اور سجدہ
کہیں عابد سی ہمّت ہے؟ نہیں تو

جلاتے ہیں درِ زہرا مسلماں
نبی سے کیا یہ الفت ہے؟ نہیں تو

ہے احساں نہیں گر فاطمہ کا
تو پھر کیا تیری محنت ہے؟ نہیں تو
یوں آج کہتا ہے سب کو خدا مبارک ہو
کہ آج خوش ہوئے زین العباء مبارک ہو

جو لائے حضرتِ مختار حرملا کا سر
تو بولے ابنِ شہِ کربلا مبارک ہو

ہے تاج پوشیِ مہدی کہا کسی نے یہ
جب
زباں سے نکلا ہے بے ساختہ مبارک ہو

غمِ حسین کے بعد آئی جو نویں تاریخ
غمِ حسین نے خود یہ کہا مبارک ہو

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

جو تاج پوشیِ مہدیؑ ہوئی تو بولیں
بنو
اک اور لعل ہو مولا بنا مبارک ہو

ہو نقوی
ہو دن حسینؑ بہت آج کا
قصیدہ آج بھی تم نہ پڑھا مبارک ہو
تم قرارِ قلبِ زہرا کا قرار
تم سے ماتم دینِ احمدؐ کا وقار

جس جگہ نیّت کا ہو دار و مدار
جشن ہوتا ہے وہیں پر شاندار

کرتا ہوں علیؑ و محمدؐ کی ثنا
خوش رہو زینبؑ کی آتی ہے پکار

لاڈلی زینبؑ کی میری شانِ یں
کہتے ہیں یہ عرش سے دلدل سوار

موت کو بھی خوف ہے خود موت کا
بھیجے ہیں غازی نہ اپنا فوجدار

یہ جری ابنِ جری ابنِ جری
وہ فرار ابنِ فرار ابنِ فرار
کررہا ہے آج سجدہ جو کوئی

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

□□ حسینؑ ابنِ علیؑ کا قرضدار

سوچ کر کرنا ثنائے کربلا
یہ عبادت □□ نہیں □□ کاروبار

□□کرم شبیرؑ کا مجھ پر نقی
میں بھی □وں شبیرؑ کا مدحت گزار

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی

مشکلوں میں رہتا ہوں میرے لبوں پر عسکری

ذکر تیرا کرتا رہتا ہوں میں گھر گھر عسکری

ڈوب کر پانی کے اندر جو مرا فرعون تھا
کھیلتے ہیں دیکھ لو پانی کے اوپر عسکری

لکھ رہا ہوتا ہوں میں جب آپ کی مدحت تو پھر
دل کو ملتا ہے سکوں میرے برابر عسکری

دہر میں جب آپ آئے تب نقی نے یہ کہا
آگئے پھر سے حسن دنیا میں بن کر عسکری

کون روکے گا بھلا جنت میں جانے سے مجھے
ہے محبت آپکی اس دل کے اندر عسکری

عسکری کی شان میں کافی ہے یہ جملہ نقی
رہے چکے ہیں بارویں رہبر کے رہبر عسکری

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

نعتِ نبیؐ پڑھوں یہ کہاں میں قرآن عسکری

دونوں میں آپ ہی کی تو ہے شان عسکری

قرآں سمجھنا ہوگیا آسان اب بہت
کونین میں ہیں وارثِ قرآن عسکری

روضہ ہو آپ کا مِری آنکھوں کا سامنا
ہوجائیں گ قبول سب ارمان عسکری

آغوش میں امام نقیؑ کی وہ آگئی
بن کر حسنؑ کی دہر میں پہچان عسکری

دربان اپنے در کا بنادیجئے امام
یہ کیجئے فقیر پہ احسان عسکری

وارث ہیں آپ احمدِ مرسلؐ کے یا امام
کتنی بلند آپ کی ہے شان عسکری
کتنے کئے ہیں ظالموں نے ظلم آپ پر
گھر آپ کا تھا آپ کا زندان عسکری

ہوجائیں خوش نقیؑ سے امام اور پنجتن

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

کیج عطا کی مجھ پ و باران عسکر

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

زباں کریں مجھ ایسی عطا علی اکبر
کہ پآ کی کروں میں بھی ثنا علی اکبر

 پالا شا نے قاسم کو اپنی گود میں اور
حسن کی گود میں تو پلا علی اکبر

شجاعتیں تیری حیدر سے ملتی ہیں لیکن
نبی سے حُسن ملتا تِرا علی اکبر

جو دیکھا رن میں تو کہنے لگے یہ سب شامی
کبھی رسول کبھی مرتضیٰ علی اکبر

جو دیکھا آپ کو کہتے ہیں رشک سے یوسف
کہ حُسن میرا بھی ہو آپ سا علی اکبر

 چہرا ہو بہو میرے رسول کے جیسا
فقط یہ مرتبہ تجھ کو ملا علی اکبر

علی نے دی کہ دعا سب عطا کیا تجھ کو
قصید لکھنا تھا عنوان تھا علی اکبر

کیا کام عجب کر گیا پیغام حسن کا

لیتے ہیں عدو خوف سے سب نام حسن کا

چلتے ہیں فقط ایک ہی آواز پہ سب لوگ
لگتا کہ نوکر یہ کل شام حسن کا

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

دنیا میں فقط اس ہی کو مل پائے گی جنّت
ہونٹوں پہ رہا جس کے سدا نام حسن کا

ہاتھوں میں قلم تھام کے تحریر لکھی ہے
دشمن کو فنا کر گیا پیغام حسن کا

ہر ایک ہلاکت سے اگر بچنا ہے تم کو
تو تھام فقط دامنِ اسلام حسن کا

تاریکیاں رخصت ہوئیں پھر آیا سویرا
میں نے جو لیا نام سرِ شام حسن کا
جنت سے سرِ حشر نہیں ہوگا وہ محروم
وہ شخص جسکے دل میں ہے گلفام حسن کا

زہرا کی نقی یوں میں سناتا ہوں ثنائیں
ملتا ہے شب و روز جو انعام حسن کا

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

مولا حسنؑ کا صدقہ جو جاں بدن میں ہے

خوشبو حسنؑ کے عشق کی بکھری چمن میں ہے

تم چاہتے ہو روکنا جو ذکرِ مجتبیٰ
یہ ذکر ہر زبان پہ میرے وطن میں ہے

مجھ کو یقیں ہے پنجتن آئیں سنن سب
مدحِ حسنؑ جو اس گھڑی میرے دہن میں ہے

زلفِ نبیؐ پکڑ کے یہ کہتے تھے مجتبیٰ
بس وہ نظامِ حق ہے جو دستِ حسنؑ میں ہے

مدحِ حسنؑ سناؤں میں زہراؑ کے سامنا
چھایا خیال بس یہی فکر و ذہن میں ہے

ذکرِ حسنؑ سے آلِ محمدؐ کو خوش کرو
شاعر جو اہلِ بیت کا اس لگن میں ہے

قاسمؑ کے واسطہ ہم دعا جب کروں
تقی
کہتا ہے کوئی مانگ لے جو تیرے من میں ہے

زباں پہ آگیا جس دم تمہارا نام رضا

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

دیا ہے زہرا نے انعام یا امام رضا

تمھارا ذکر زمانے مٹا نہیں سکتا
خدائے پاک نے تم کو دیا دوام رضا

جو سکّے آپ نے اپنا چلایا تھا اک دن
رہے گا پاس ہمارے وہ اب مدام رضا

ہر اک وطن میں ر ہے گی ہے ہی کی صدا
چلا رہے ہیں جو دنیا کا سب نظام رضا

کسی دوا سے شفا جو نہیں ہے پاتا پھر
شفا ضرور اسے دیتے ہیں امام رضا

دعائے سید ہے پاتے ہیں مومنین وہ سب
تمھارا ذکر جو کرتے ہیں صبح و شام رضا
ہے مانگی ہر گھڑی میں نے یہی دعا ان سے
غلام اپنا بنالیں مجھ کو امام رضا

تمھارا واسطہ دے کر شروع کرتا ہوں
کیئے جو آپ نے آسان میرے کام رضا

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

جناں تو مجھ پ نقہ وگئی اب واجب
لکھا شان میں جب آپ ک کلام رظ

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

حاکمِ شام کو لکھّی تھی جو تحریر حسن

شام میں پوری کی زینب نے جو تقریر حسن

نام سے آپکو بھائی نے پکارا نہ کبھی
بس امام آپ کو کہتے رہے شبیر حسن

لشکرِ شام پہ تلوار کے بِن حملہ کیا
کربلا میں یوں بنے اصغرِ بے شیر حسن

آپ کے حضرتِ عباس بھی شاگرد رہے
کل جہانوں میں ہے یہ آپ کی توقیر حسن

پہلے دشمن نے جگر کے کئے ٹکڑے تیرہ
پھر جنازے پہ تِرے مارے گئے تیر حسن

پھر جو لوٹا تھا جنازے تِرا گھر کو واپس
دیکھ کر چیخ اٹھیں زینبِ دلگیر حسن

ابنِ زہرا کو فقہ، کرکے مسلمان شہید
بھول بیٹھے، کہ ہیں قرآن کی تفسیر حسن

دیکھو بالکل ہے مرتضیٰ قائم

حق ادا تم نہ کر دیا قائم

شام والوں پہ ہے چھا گیا قائم

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

ایسا نہ ہوا بن گیا قاسم

روکے قربان حق کی راہوں پر
شامیوں کو مٹا گیا قاسم

بانٹتا ہے غریب امیروں کو
اتنا تو نہ جو د دیا قاسم

خوش ہوئے مجتبیٰ ولادت پر
تجھ سا بیٹا عطا ہوا قاسم

لکھ نہ اشعار مدحِ قاسم میں
مجھ کو شاعر بنا دیا قاسم

لکھنے بیٹھا نقی تو مولا نے
کام آسان کردیا قاسم

حیدر نہ مشکلوں میں بھی تنہا رنیں چھوڑا
میں نہ کبھی علی کو بلانلنیں چھوڑا

خیبر میں اگئے ہیں مدد کو رسول کی
حیدر نہ تو نبی کو اکیلانیں چھوڑا

بچ کر علی کے وار سے کفار بھاگ اٹھ
دشمن خدا کا کوئ بھی زندہ نہیں چھوڑا

مولا کے ساتھ جائے گا جنت میں بس ولی

جس نے علی کا ساتھ ہمیشہ نہیں
چھوڑا

حیدر کی مدح کہی تو شاعر بنا دیا
کرنا نہ شکر کا سجدہ نہیں چھوڑا

رازِ رب میں سر کٹایا اور لٹایا گھر
حسین

آپ نے ایسا بچایا دینِ پیغمبر حسین

مصطفیٰ کی دید کی تھی التجا جن لوگوں
کو
دیکھا ہے ان لوگوں نے اب آپ کا اکبر
حسین

کرتی ہے شانِ حدیثِ منیت یہ آشکار
تو ہے پیغمبر سا اور تجھ سا ہیں پیغمبر
حسین

کس طرح ہوگی جناں میں جانے خواہش
مجھے

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

جب عزا خانہ سجا ہے آپ کا گھر پر
حسینؑ

آپ کے در پر زیارت کے لئے آیا ہے جو
یعنی اس نے حج کئے ستّر وہاں جاکر
حسینؑ

چاہئے جو کچھ جسے آجائے ان کے درپہ
وہ
دے گئے بیٹے کسی کو اور کسی کو پر
حسینؑ
تم ہو قرآں کے محافظ حافظِ قرآں
تمھیں
مارتے ہیں ہر طرف سے گھیر کے پتھر
حسینؑ

قتل بھائی ہوگیا خیمے جلے چادر لٹی
ہوگیا برباد کیسے ہائے تیرا گھر حسینؑ

ثانئ زہراؑ نے پانی جب بھتیجی کو دیا
ڈھونڈنے نکلی سکینہ ہے تربتِ اصغرؑ حسینؑ

بین وہ منظر قیامت کیسے کرے گا جس
گھڑی

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

مرتضیٰ کی بیٹیوں کی چھن گئیں چادر حسنؑ

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

گردن رہِ خدا میں کٹا دی حسینؑ نے
اُمت جہاں کو اپنی دکھا دی حسینؑ نے

مومن شہید ہوکہ بھی مرتہ نہیں کبھی
آیت سناں پہ آکہ سنا دی حسینؑ نے

مٹی میں تو ملا نہ سکا مقصدِ حسینؑ
تجھ کو یزید خاک چٹا دی حسینؑ نے

حاکم بنا جو پھرتا تھا تو اس زمین پر
سب ملکیت تِری وہ مٹا دی حسینؑ نے

اپنا گلا کٹا کہ سرِ دشتِ کربلا
توحید کی حیات بڑھا دی حسینؑ نے

اصغرؑ مدد کو آگئے اس دم حسینؑ کی
ھل من کی جس گھڑی تھی صدا دی
حسینؑ نے

محشر کی دھوپ دور ہے، دنیا میں ہی
فقیر
چادر ہمارہ سر پہ اڑھا دی حسین نہ
انصار شہؑ کہ کہتہ ہیں تم کو سلام
حر
لمحوں میں ہوگئہ ہو علیہ السلام حر

اس واسطہ بنہ ہیں یہ مہمان شاہؑ کہ

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

کرتے تھے اسمِ فاطمہ کا احترام ہے

اٹھیں گے دیکھ کر تمھیں عزت میں سب
بخشا ہے یہ بتول نے تم کو مقام ہے

ہاتھوں کو باندھ کر وہ معافی کو آگئے
بس ایک دن میں چھوڑ کے یوں فوجِ شام
ہے

جب تم یہاں پہ آئے تو رومالِ فاطمہ
انعام میں یہ دیتے ہیں تم کو اٹھا ، ہے

پانی ابھی نہیں ہے یہاں تم جو آئے ہو
ساقی تمھیں پلائیں گے کوثر کا جام ہے
کیسے منائی جاتی ہے آزادی اصل میں
دنیا کو آپ نے یہ دیا ہے پیام ہے

سب انبیاء کھڑے ہوئے مسند کو چھوڑ کر
جس دم پکارا آپ کا محشر میں نام ہے

عزت حسین دے گئے اتنی ہیں آپ کو
لب پر جہاں کے آپ کا اب ہے کلام ہے

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

دولت کو جائداد کو، سب چھوڑ کر ﷺ
آکر حسینؑ کؑ یوں بنےؑ ہیں غلام حرؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی

ہیں قید میں پر خلق کے مختار ہیں سجد

مظلومی میں بھی حیدرِ کرار ہیں سجد

منصب ہے امامت کا یہاں صبر میں ورنہ
شبیر پہ جاں دینے کو تیّار ہیں سجد

جب آپ نے خطبہ دیا تب حشر بپا تھا
خطبات سبھی آپ کے تلوار ہیں سجد

کی مجلسِ شبیر بپا شام میں جاکر
پہلے شہرِ والا کے عزادار ہیں سجد

جو شام گیا لیکے انھیں کرب و بلا سے
اس قافلے کے قافلہ سالار ہیں سجد

مولا نے جہانوں میں ہے پھیلائی ہدایت
حق بات ہے یہ دیں کے مددگار ہیں سجد
کہتی ہے عبادت مری زینت ہے انہی سے
سجدے یہ پکارا مرے سردار ہیں سجد

یہ سن کے گدا اپنا بنا لیجے نقی کو
پیش آپکی خدمت میں جو اشعار ہیں سجد

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

کس طرح روک دیں ہم لوگ ثنائ
عبا

ختم ہوتی ہی نہیں دل سے ولائ ہ عبا

فاطمہ زہرا نے جب کا دیا بیٹا اپنا
کون پھر آپ کی عظمت کو گھٹائ ہ عبا

پوری دنیا میں ابھرتا ہے وہی شخص فقط
اپنا سر آپ کے در پر جو جھکائ ہ عبا

شور میداں میں ہوا آگئ ہ شیرِ خدا
تھامے تلوار جو صفین میں آئ ہ عبا

میری تربت پہ میرا اتنا تعارف لکھنا
زاکرِ سبطِ نبی ہے اور گدائ عبا

آتے ہیں زیرِ علم ہوتی ہے راحت محسوس
مومنوں پر تِرے پرچم کے ہیں سائ ہ عبا

کھینچ کے تیغ سے خط روک دیا ہے لشکر
یہ شجاعت ہے بھلا کس کی سوائ ہ عبا

شاہ کی پیاس پہ جب میں نے لکھے شعر
نقی

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

جام کوثر کا پلانے مجھے آئے ہیں عباس

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

تو کہاں ڈھونڈتا پھرتا ہے یہ دردر جنت

ہے کہاں مجلسِ شبیر سی بہتر جنت

ہم علی والے ہیں جنت کے نہیں ہیں محتاج
بیچی بہلول نے دنیا کو، بنا کر جنت

یوں ذکرِ علی کرنے سے آئی خوشبو

کونین کے ہر کونے میں چھائی خوشبو

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

مدحت میں علی کی نبی کو
کیسے مصروف
مجلس سے خود خلد نے
پائی خوشبو

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

آتا ہے مشکلوں میں زباں پر علی علی
اپنے لبوں پہ رہتا ہے اکثر علی علی

سمجھے تھے تم کہ کر کے دھماکہ ڈراؤگے
مولا مِرا ہے فاتحِ خیبر علی علی

فرمانِ مصطفیٰ ہے یہی دونوں جہان میں
میرا وصی ہے میرا برادر علی علی

حسنین کے ہیں بابا یہ غازی ہیں کیا کہیں
پدر
ہم مومنوں کا ہے مونس و یاور علی علی

مدحِ علی کرو کہ ہے فرمانِ مصطفیٰ
پھر لب پہ میرے آئے نہ کیونکر علی علی

مدحت علی کی کیسے بیاں میں نہیں کروں
میرے رسول نے کیا گھر گھر علی علی
جھولے میں چیرا کلّئے اژدر کو جس گھڑی
تب ماں نے نام رکھ دیا حیدر علی علی

خیبر کی جنگ نے ثابت یہ کر دیا
کہتے ہیں مشکلوں میں پیمبر علی علی

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

روانہ نہر سے جب شہ کہ جاں نثار ہوئے

تو چاروں سمت سے عباس پہ یہ وار ہوئے

لگا جو گرزِ گراں آ کے سر پہ غازی کے
ندا حسین کو دی آقا ہم نثار ہوئے

دبا کے دانتوں میں مشکیزہ پھر بھی بڑھتے رہے
پہ حملہ تیر کے غازی پہ بار بار ہوئے

علی کا شیر تھا خیموں کی سمت جا نہ لگا
ہوئے ہیں بازو قلم تیغ کے جو وار ہوئے

چھدی جو مشکِ سکینہ تو رو دیئے سقا
بہا جو پانی تو عباس اشک بار ہوئے

ہوا تھا آنکھ میں پیوست تیر غازی کے
تو اس گھڑی شہِ مظلوم بے قرار ہوئے

نقی حرم میں قیامت تھی جب علم آیا
حرم سکینہ کے نالوں سے سوگوار ہوئے

اس پہ تو مہربان ہے اکبر
کہ نقی مدح خوان ہے اکبر

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

وہ وطن میں سنی صغریٰ
تم نے دی جو اذان اکبر

ازن تجھ کو حسین دیں کیسی
تو تو زینب کی جانِ اکبر

نور شہ کا گیا تِر غم میں
تو شہِ دیں کا مان اکبر

لیٹ لیٹ جو کیا وار علی اصغرؑ
ظلم کو کردیا مردار علی اصغرؑ

نامِ سقائ سکینہؑ جو لگاتے ہیں سبیل
ایسے بچوں سے کیا پیار علی اصغرؑ

حرملا وقت کے مرحب کی طرح مار دیا
وارثِ حیدرِ کرار علی اصغرؑ

اشقیا رونے لگے پھیر کے اپنا چہرا
مسکرا کر یوں کیا وار علی اصغرؑ

خشک ہونٹوں پہ زباں سوکھی پھرا کر رن میں
تیر و خنجر کئے بیکار علی اصغرؑ

مدح خوانی کیلئے تجھ کو بخشے ہیں نقیؑ
لیکے عباس سے اشعار علی اصغرؑ
خلدِ بریں میں ایسے کمائی حبیبؑ نے
دوبار شہ پہ جان لٹائی حبیبؑ نے

دنیا میں منزلت وہ کوئی پا نہیں سکا
جو منزلت حسینؑ سے پائی حبیبؑ نے

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

میثم ؑ علیؑ کی شان سناتے ہیں ہر جگہ
اور مدحتِ حسینؑ سنائی حبیبہ نے

اللّٰہ کے حبیبؐ سے پائی داد یوں
خاکِ حسینؑ سر سے لگائی حبیبہ نے

جنگِ حبیبؐ دیکھ کے مہدیؑ نے یہ کہا
بننا ہے اب تو میرا سپاہی حبیبہ نے

شہؑ نے حبیبؐ کو خط سے بلایا
عزّت زیادہ سب سے ہے پائی حبیبہ نے
موسم پھر آگیا ہے سنانا غدیر کا
لکھنے لگا ہوں پھر سے قصیدہ غدیر کا

بھائی نبیؐ کا بن گیا مولا غدیر کا
ہوگا جہان بھر میں یہ چرچا غدیر کا

حیدرؑ ہیں مولا بن گئے نظروں کے سامنے
یہ کیسے سہرا ہے وہ بکرا غدیر کا

پہلے مباہلہ میں اٹھایا حسنؑ کو
ہوگا بلند ہاتھوں پہ مولا غدیر کا

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

چہرہ دکھہ بنہ ہوئہ لوگوں کہ کچھ
مجھہ
منظر جو میں نہ غور سہ دیکھا غدیر کا

مجھ کو مقصرین کی پہچان ہوگئی
میں نہ لگایا جب سہ ہہ نعرہ غدیر کا
اہل ِ سقیفہ چہرہ چھپانہ لگہ تمام
میں نہکبھی جو واقعہ چھیڑا غدیر کا

اس نہمقصروں کو جلایا ہہ اس گھڑی
منظر نقی کو یاد جب آیا غدیر کا

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

آج احمد کے لبوں پر کیا حسیں اعلان ہے

بن گئے مولا علی اللہ کا احسان ہے

تمازت شمس کی اور تپش اعلان میں
اور یہ بھی دیکھئے تپتا ہوا میدان ہے

بھاگنا تھی جن کی عادت بھاگتے وہ کس طرح
ان کے پالاں سے بنا جو منبرِ پالان ہے

حکمِ خالق سے علیِ مرتضیٰ مولا بنے
جو انھیں مولا نہ سمجھیں اصل میں شیطان ہے

آو سب دنیا کے بندوں اس غدیری راہ پر
خلد کا رستہ یہاں سے تو بہت آسان ہے

ہے علی دنیا کا مولا اوی بھائی مِرا
دو جہاں میں یہ رسولِ کبریا کا فرمان ہے

منقبت لکھتے جو رہتے ہو علی کی شان میں
جان لو تم اب نقی، مہدی کا یہ احسان ہے

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

سن کہ پیغمبر سے اعلانِ غدیر
لکھّیں گے سلمان دیوانِ غدیر

تاج پوشی ہو علی کی آج تو
کیسے بھولیں گے ہم احسانِ غدیر

چھوڑ کر میدان کیسے بھاگتے
تھے کجاوے سب کے پالانِ غدیر

ساتھ آئے ہیں بتّر کربلا
تھا بھرا لاکھوں سے میدانِ غدیر

جو منافق کے لئے آیا تھا سنگ
ہم کہیں کیوں اسکو سامانِ غدیر

آگئی بلغ کی آیت اے رسول
"عرش سے آیا ہے سامانِ غدیر"
ماننا ہے وہ نبی جو بولیں گے
ہیں نہ اس وقت سلطانِ غدیر

جن کی عادت بھاگنا ہے ان سے لی
لیتے ہیں پالان سلمانِ غدیر

خوش دکھیں گے بوذر و سلمان

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

مرتضیٰ وگیں جو عنوانِ غدیر

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

نہیں ہیں قاسم و اکبر حسینؑ تنہا نہیں

شہید ہو گیا لشکر حسینؑ تنہا نہیں

سنی حسینؑ سے ھل من کہیں یہ صدا جس دم
گرے ہیں جھولے سے اصغرؑ حسینؑ تنہا نہیں

اٹھا کے ہاتھوں میں تلوار ازن لینے آئے یہ کہتے کہ عابدِ مضطرؑ حسینؑ تنہا نہیں

وہاں ہے لاکھوں کا لشکر یہاں اکیلے حسینؑ
کہاں ہو غازی دلاورؑ حسینؑ تنہا نہیں

وہ مارتے ہیں ستم گر جو ہاتھ میں آیا
مدد کو آئے حیدرؑ حسینؑ تنہا نہیں

شہید زینبِ دلگیرؑ کا پسر بھی ہوئے
نہیں رہا کوئی یاور حسینؑ تنہا نہیں

لگا تھا تیر گلے میں جو اصغرؑ کے
شہید ہوگئے اصغرؑ حسینؑ تنہا نہیں

جب سنا آخری اعلان غدیرِ خم میں

ہوگیا شیخ کو ہذیان غدیرِ خم میں

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

مولا بنتے ہوئے ہاتھوں پہ نبی کے دیکھا
دیکھا قرآن پہ قرآن غدیرِ خم میں

کس طرح شیخ جی میدان سے ہو جاتے
فرار
آئے تھے ان کے جو پالان غدیرِ خم میں

خم کے میداں میں بنے مولا علی ہیں
مولا
خلد کا رستے ہے آسان غدیرِ خم میں

سن کے اعلانِ نبی لوگ جو کچھ جل
بیٹھے
تین شکلوں میں تھا شیطان غدیرِ خم میں

سامنے دنیا کے حیدر کو بنایا مولا
ہوگیا سب پہ ہی احسان غدیرِ خم میں
آخری خطبہ سنا تھا جو رسول اللہ سے
نکلی کچھ لوگوں کی یہ جان غدیرِ خم
میں

سب کا مولا ہے وہی جو ہے نبی کا بھائی
ہوگئے دیں کے سب اعلان غدیرِ خم میں

مولا علی بنتِ نبی کو حیا کو جو دیکھا
شیخ کے ڈوبے ہیں ارمان غدیرِ خم میں

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

کیسے کریں بیان فضیلت حسنؑ کی
میرے نبیؐ بتا گئے عظمت حسنؑ کی

حکمِ حسینؑ مانتے ہیں ہم سب اس لئے
کی ہے دلوں نے اپنے جو بیعت حسنؑ کی

بغضِ بتولؑ دل میں لئے بیٹھے ہیں جو لوگ
وہ جانتے نہیں، کہ ہے جنّت حسنؑ کی

روکو گے کتنا ذکرِ حسنؑ ابنِ مرتضیٰ
دیکھو جہان بھر میں ہے مدحت حسنؑ کی

تھی بس یزید تیری حکومت وہ شام تک
اب بھی جہان پر ہے حکومت حسنؑ کی

ابنِ علیؑ کو دیکھ کے سب بھاگے خوف سے
اتنی ہے فوجِ شام پہ ہیبت حسنؑ کی
جائے گا پھر کہاں پہ بھلا تو، بتا دے شیخ
محشر میں جب سجے گی عدالت حسنؑ کی

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی

مار□ □یں تیر، کاٹا گلا پھر بھی دیکھئ□
جاری سناں پ□ بھی □□ تلاوت حسنؑ کی

را□ِ خدا میں جس ن□ لٹایا □□ سب نقد
تو □□ رضا خدا کی محبت حسنؑ کی

شاعرِ ا□لبیت
سید محمدنقی نقوی

غیب سے آئے گا جس دم تیرا بیٹا
فاطمہ

سب سے پہلے وہ فدک کا لے گا بدلہ
فاطمہ

خود کھڑے ہو کر جگہ سے کر کے تیرا
احترام
مصطفیٰ بتلا گئے ہیں تیرا رتبہ فاطمہ

سب کے شجرے ہو گئے معلوم مجھ کو با
خدا
تیرے دشمن پر کیا ہے جب تبرّا فاطمہ

نام سرور نہ رکھے ہیں اپنے بیٹوں کے
علی
اور ساری بیٹیوں کا نام رکھّا فاطمہ

کر رہا ہوتا ہے اب بھی روٹیاں آکر طلب
آپ کے در سے خدا کا ہر فرشتہ فاطمہ

بخشوائے گا نقی کو دیکھنا محشر میں یہ
آپ کی مدحت میں لکھّا جو قصیدہ
فاطمہ
مصطفےٰ کا شباب ہیں باقر

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

پانچویں بوتراب ؑ ہیں باقر

ان کو بھیجا ہے مصطفٰی نے سلام
اتنی عزت مآب ہیں باقر

صبر کا آفتاب ہیں سجاد
علم کا آفتاب ہیں باقر

سیدھی رستے پہ پڑھ کے آئی اسی
دینِ حق کی کتاب ہیں باقر

قلب میں شوق کے اور حسن کے
صندلی اک گلاب ہیں باقر

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

کہتے ہیں یہ قلوب ہمارا ہے علی نقی
ہیں سب کے سب غلام تمہارا ہے علی نقی

میں نے سنائی جب سے ہے مدحت یہ آپ کی
لگتے ہیں شعر، چاند ستارا ہے علی نقی

کرتے ہیں جو حیات عطا معجزوں کو بھی
وہ صرف آپ کے ہیں اشارا ہے علی نقی

یہ رزق زندگی کا ملا آپ سے ہمیں
دنیا و آخرت کا سہارا ہے علی نقی

مومن ہیں جتنے بھی ہے دعویٰ یہ اُنکا
ہم ہیں غلام، آقا ہمارا ہے علی نقی

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

رہنا نہیں کبھی بھی علیؑ کی ولا سے دور

ہو جاؤ گا تو لمحوں میں ورنہ خدا سے
دور

مشکل میں خود نبیؐ نے پکارا علیؑ کو
پھر بھاگتے ہیں شیخ کیوں مشکل کشا سے
دور

گر زندگی سکون کی تم کو ہے چاہیے
ہونا کبھی نہ عشقِ علیؑ کی فضا سے
دور

جو چاہتے ہیں روکنا حیدرؑ کا تزکر
فردوس کی وہ لوگ ہیں آب و ہوا سے
دور

ہر دم نبیؐ کے ساتھ رہی ہیں علیؑ، نقیؑ
ہوتے نہ ہیں کبھی بھی علیؑ مصطفیٰ سے
دور

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

زباں پ ہ جس کی بھی حیدر کی گفتگو نہ رہی

ابد تک اس کی جہاں بھر میں آبرو نہ رہی

علی ؑ کہ جشن میں آیا ہوں جب سے میں، تب سے
کبھی بھی پھر مجھے جنت کی جستجو نہ رہی

اندھیری زندگی ہو جاۓ گی جہان میں یہ
علی ؑ کہ عشق کی خوشبو جو چارسو نہ رہی

ملک یہ کہنہ لگے آکہ جشنِ حیدر میں
علی ؑ کی بزم میں جنّت کی آرزو نہ رہی

علی ؑ سے بغض جو رکھتا ہو گا زندگی بھر
تو ایسے شخص کی قسمت میں آبرو نہ رہی

ہے مرتضیٰ کی ثنا تو بلند نقی

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

ثنا کسی کی بھی حیدرؑ کؑ روبرو نؑ رہی
پھری ہؑ جس گھڑی تیری زباں لب پر علی اصغر

ہوا ہؑ گونگا اس دم شام کا لشکر علی اصغر

تمھیں سب دیکھ کر بولؑ، تھؑ جتنؑ فوج میں اُن کؑ
شجاعت میں یؑ غازیؑ ہؑ، یؑ حیدر علی اصغر

کوئ زندؑ نہیں بچ سکتا، کہتؑ ہیں یؑ سب شامی
وہاں سؑ لیکؑ آتؑ ہیں جو اب سرو، علی اصغر

نہیں ہؑ ہاتھ میں تیر و تبر تلوار کچھ تیرؑ
کیا ہؑ حملؑ تو نؑ اس طرح آکر علی اصغر

جو کرتا رہتا ہؑ ثنا شبیر کی گھر گھر
کیا احسان ہؑ یؑ آپ نؑ مجھ پر علی اصغر

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

آپ کی مدحت کروں کیسے بیاں ام البنین

حضرتِ عباس کی ہیں آپ ماں ام البنین

آپ کے بیٹے کے قبضے میں ہے وہ نہرِ فرات
آپ کے قبضے میں ہے یہ کُل جہاں ام البنین

دیکھتی ہیں رشک سے عیسیٰ کی ماں یہ مرتبہ
آلِ زہرا آپ کو کہتی ہیں ماں ام البنین

پہلے زہرا سے ملک کرتے تھے آکر سب طلب
آج دیتی ہیں ملک کو روٹیاں ام البنین

حیدرِ صفدر کی پہلے رازداں تھیں فاطمہ
آج ہیں شیرِ خدا کی رازداں ام البنین

آپ آلِ فاطمہ کی خود کو کہتی ہیں کنیز

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

آپ کو کہتے ہیں سب خود اپنی ماں ام البنین

آپ کی مدحت نقؔ کس طرح سے لکھّے بھلا
ہیں کہاں پر آپ اور میں ہوُں کہاں ام البنین

ہوئی جہان کو معلوم بات زینبؑ سے
یزید کھا گیا گھر میں ہی مات زینبؑ سے

اشارہ آپ جو کرتیں، وہاں میں آجاتی
یہ بات کہتی تھی ہر دم فرات زینبؑ سے

عدو کے گھر میں بپا کی ہے مجلسِ شبرو
یہ دیکھ کر ملا دیں کو ثبات زینبؑ سے

جگہ جگہ پہ بتایا ہے کون حق پر ملی ہے دینِ خدا کو حیات زینبؑ سے"

ہوا ہے لاکھوں کے مجمع میں یہ ذلیل اتنا
یزید کر نہ سکا تب سے بات زینبؑ سے

خدا کا رزق جہاں بھر میں بانٹا ہے تو نے
حیات پاتی ہے یوں کائنات زینبؑ سے

علیؑ کے لہجے میں خطبہ دیا نقؔ نقوی
یزید خوف میں ہے کرکے بات زینبؑ سے

ہیں جب ابوذر و سلمان سے غلام
علی

تو سوچو تم ذرا ہوگا کہاں مقام علی

رسول سے شبِ معراج کو کیا جس نے
کلام تھا وہ خدا کا کہ تھا کلامِ علی

مِرے نبی پہ جب آیا وقت مشکل کا
پڑھی وہ نادِ علی اور پکارا نامِ علی

جہاں میں کر گئی ثابت یہ جنگ خیبر کی
فقط نبی کے مددگار ہیں امامِ علی

رسول کرتے ہیں خود اٹھ کے احترام
بتول

بتول کرتی ہیں خود اٹھ کے احترام علی

مدینے سے چلی گئی ہیں شام جو وہ
کیا ہے پورا یوں زینب نے انتقام علی

رعب یوں عون و محمد کا دشمن پر بٹھ
پر بٹھت

غازی کے شاگرد ہیں یہ، ان میرے ہیں
لشکر بٹھت

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

جب نواسوں کا علیؑ کؑ ذکر میں نبیؐ کیا
زینبِ دلگیرؑ دیتی ہیں دعا آکربیت

جب ہوا عزو و محمد آپ کی مدحت کا ذکر
محفلوں میں تب سؑ پھیلی خوشبوئے عنبر بؑت

جنگ جب دونوں کی دیکھی تو کہا سب نؑ یؑ
ہیں شجاعت کؑ دھنی غازیؑ کؑی یہ دلبر بؑت

آگئؑ عونؑ و محمدؑ، غازیؑ سب سیکھی جنگ
شام کا جتنا ہؑ لشکر، اس کو ہؑ یؑ ڈر بؑت

دیں بچانؑ کؑ لیؑ بھیجا تھا اِن کو شاہؑ نؑ
فتح کی خاطر تھا ورنؑ شاہ ہؑ کا اصغر بؑت
نہر تک پہنچؑ ہیں لیکن نہر کو دیکھا نہیں

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

□□ اثر آیا وفا کا غاز ی□ کی□ پرنہت

جب س□ دیکھی □□ شجاعت آپ کی میدان میں
فتح پڑھتی □□ قصید□ آپ ک□ گھر گھر ب□ت

دونوں ن□ دکھلایا نانا کی شجاعت کا مزاج
چیر ڈال□ جنگ ک□ میدان میں اژدر ب□ت

اپن□ نانا کی طرح اور اپن□ ماموں کی طرح
حمل□ دونوں ن□ کئ□ □یں جنگ میں بڑھ کر ب□ت

زینب ِ دلگیر□ ک□ گھر کی□یں رونق دونوں لعل
ناز اٹھات□ □یں تبھی تو غل□ و سرو ب□ت

کربلا میں جنگ ش□زادوں کی دیکھی جس گھڑی
تھ□ سپا□ی دشمنوں ک□ مر گئ□ ڈر کر ب□ت

شاعرِ ا□لبیت
سید محمدنقی نقوی

دیکھ کر عونؑ و محمدؑ کی وغا دنگ ہیں سب
داد
حیدرؑ و عباسؑ و اکبرؑ و قاسمؑ ، سجادؑ

یاد تازہ کر رہے ہیں نانا کی یہ جنگ میں
خوف طاری ہو رہا ہے لشکرِ شر پر
بہت

جب سے آئے ہیں یہ دونوں زینبِ کبریٰ کے
گھر
زینبِ کبریٰؑ کا روشن ہو گیا گھر بہت

کربلا کی جنگ میں زینبؑ کے دونوں بیٹوں
نے
جنگِ خیبر کی طرح سب کے اڑائے سر
بہت

جس نے چھوڑا زینبِ دلگیرؑ کے بیٹوں کا
ذکر
وہ تڑپتا دکھ رہا ہے اب سرِ محشر بہت

دل میں رکھّی ہے ہمارےؑ آلِ احمدؐ کی
ولا
کر رہا ہے ہم پہ احساں خالقِ اکبر بہت

اتنے حملے ہیں کئے زینب کے بیٹوں نے
وہاں
دشمنوں کو یاد آئے اس گھڑی حیدر کرار

اپنے نانا کی طرح حملے کیا ہے دونوں نے
مچ گئی ہلچل فقط میدان کے اندر بہت

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

یوں منافق کو بیقراری ہے
ذکرِ حیدرؑ ہمیشہ جاری ہے

ہر گھڑی بس علی علی کرنا
بس یہی زندگی ہماری ہے

جنگِ خیبر میں آگئے حیدرؑ
کافروں پر یوں خوف طاری ہے

بولے مشکل میں مرتضیٰ سے رسولؐ
آس مشکل میں بس تمھاری ہے

چاہے آجائیں سامنے لاکھوں
تیغِ حیدرؑ تو سب پہ بھاری ہے

ذکرِ حیدرؑ میں ہوگئے مشغول
ہم نے یہ زندگی گزاری ہے

ذکرِ حیدر یوں کر رہے ہیں نقیؑ
اس ہی نے زندگی سنواری ہے

معجزہ دنیا کو دے ایسا دکھایا آپؑ نے
کعبہ کی دیوار میں اک در بنایا آپؑ نے

جس علیؑ کی دونوں دنیا میں نہیں کوئی مثال
چلنا پھرنا اس علیؑ کو ہے سکھایا آپؑ نے

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی

آپ ہی کی نسل سے نسلِ امامت چلی
سلسلہ ہے یوں امامت کا چلایا آپ نے

گھٹلیاں خرموں کی ماریں کفر کو جس لعل نے
فخر سے اس لعل کا ہے ناز اٹھایا آپ نے

آج کل مدحِ علی یوں لکھ رہا ہے
نقی
شاعری میں حوصلہ ہے اس کا بڑھایا آپ نے

کوئی پا سکا کب سوائے خدیجہ
جو ہیں خلق میں رتبہ پائے خدیجہ

نبی کو ہے انعام میں فاطمہ دی
محمد پہ بھی ہے عطائے خدیجہ

تھا جو زندگی میں خدیجہ نہ پایا
محمد پہ سب کچھ لٹائے خدیجہ

ہیں زینب نہ ہوں گی کی اوڑھیں ردائیں
ہے زہرا نے اوڑھی ردائے خدیجہ

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

اس نبی نے زینب کو پردہ سکھایا
جس پردہ کرنا سکھائے خدیجہ

جہاں میں نہیں کوئی مل پائے خاتون
محمد کو بہتر، سوائے خدیجہ

محمد ہیں دیتے دعائیں نقی کو
جو اشعار لکھّے برائے خدیجہ

امام کے جنھیں ہم سب غلام کہتے ہیں

یہ لوگ اُن ہی کو اپنا امام کہتے ہیں

ثنا امام کی کس طرح ہم لکھوں میں بھلا
جس ہمارے محمد سلام کہتے ہیں

جسے بھی شاعری بخشی امام باقر نے
اُسی کو ہم تو عطائے امام کہتے ہیں

بناتے ہیں وہ جناں میں مکان اپنا نقی
جو لوگ مدحِ علی میں کلام کہتے ہیں

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

بارہویں سرکارؐ کا کعبہ پر آنا دیکھنا

احترام ان کا کرے گا حق کا کعبہ دیکھنا

اپنی دادی فاطمہؑ کی قبر جب دیکھیں گے
وہ
حکمِ مہدیؑ سے بنے گا اُن کا روضہ
دیکھنا

فاطمہؑ کے لعل جب فرمائیں گے اپنا
ظہور
سب سمجھ جائیں گے، حیدرؑ کا بیٹا
دیکھنا

پرچمِ عباسؑ کعبہ پر لگائیں گے ہو جب
کونے کونے میں جہاں کے اس کا سایہ
دیکھنا

روکتے ہیں جو علیؑ کا ذکر ہو بعدِ
ظہور
خود زبردستی کریں گے پھر یہ چرچا دیکھنا

بارہویں سرکارؐ کا ہو نہ تو دو تم بس
ظہور
خود درِ زہراؑ پہ ہوگا جاکے سجدہ دیکھنا

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی

قبضہ کرکے بیٹھے ہو تم جو خدا کے گھر پہ آج
کعبے کے ہیں اصل وارث میرے مولا، دیکھنا

باغ زہرا سے فدک کا چھینا تھا جس نے
ذولفقارِ مرتضیٰ کا اُنہی پہ حملہ دیکھنا

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

دن آگیا خوشی کا ہے یہ فاطمہ کی عید

دل سے خوشی مناؤ کہ ہے سیدہ کی عید

جو فاطمہ کا ہے وہ رسولِ خدا کا ہے
یعنی کہ آج ہو گئی یہ مصطفیٰ کی عید

خوش ہیں بہت ذیاد ہے چو سردارِ انبیا
اس واسطے یہ بن گئی کُل انبیا کی عید

زہرا کی عید ہے تو حسنین و حسین
خوش

اس طرح آج ہو گئی شیرِ خدا کی عید

سب کو مبارک ہو کہ بنے مہدی آج امام
اس خوشی میں آج امامِ زمانہ کی
عید

عابدہ کو قاتلانِ شہِ دیں کے سر ملا
خوش ہوکے کہہ رہیں کہ ہے
فاطمہ کی عید

مدحت علی و زہرا کی تم بھی کرو نقی
یہ دن بہت حسین ہے، ہے سیدہ کی عید

اب دنیا دیکھ لو تم یہ ہے سب کمالِ حیدر

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

ہیں ہر طریقہ سے ساری اک سی آلِ حیدر

تھا کوہِ طور پر موسیٰ نے جو جا کے دیکھا
وہ نور تھا خدا کا کہ تھا جمالِ حیدر

ہر ایک کو الگ حیدر نے دیئے جوابات
واللّٰہ نہ اٹھا اب تک سوالِ حیدر

عمران نے نبی احمد کا خیال رکھا
اور خدا کے پیغمبر کو خیالِ حیدر

مشکل میں ہے بس مومن کا اک سہارا
ساری ہی مشکلوں سے ہم کو نکالے حیدر

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

محبوبِ حق کے سجدوں کی عزت فاطمہ

اللّٰہ کی رحمتوں پہ بھی رحمت ہے
فاطمہ

ظالم کہاں پہ جائیں گے سارے بروزِ حشر
محشر میں صرف تیری عدالت ہے فاطمہ

بیٹی علی کو دے کے نبی نے کہا یہ
میری علی کے پاس امانت ہے فاطمہ

رکھتا ہے بغض آپ سے جو شخص قلب میں
بیکار اس کی ساری عبادت ہے فاطمہ

زہرا کی عظمتوں کا فقہ کیا بیان ہو
قرآں کہے رسول کی عزت ہے فاطمہ

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

سب کو سکھاتا ہوں میں اطوار ذکرِ حیدر

ہو دشمنوں پہ کی چلتی تلوار ذکرِحیدر

پہچان ہوگئی ہے مجھ کو منافقوں کی
میں نے تھا جب کیا یہ اک بار ذکرِحیدر

ہے جن کو دشمنی ان سے مرتے ہیں یہ سن کر
یوں کررہا ہے دشمن پہ وار ذکرِحیدر

اللّٰہ کا پسندیدہ ذکر ہے علی کا
ہوتا ہے عرش پر یوں سوبار ذکرِحیدر

جب وقتِ مشکل آیا میرے رسولؐ پر ہے
پھر نے کیا نبیؐ نے ہر بار ذکرِحیدر

کاٹی زبانِ میثم نے سب دشمنوں نے مل کر
پاکر کیا ہے اس نے اقرار ذکرِحیدر

ملتی ہے جس سے مومن کی روح کو بھی راحت
اس طرح کی ہے گفتار ذکرِحیدر

مدح کیسے کروں تِری زہرا
مدح خواں ہیں تِرے نبیؐ کی زہرا

تیری عظمت بتانے میں گزری

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

تیرا بابا کی زندگی زہرا

تیری مدحت میں جب سے ہوں مصروف
زندگی میں ہے روشنی زہرا

تیرا رومال جب سے باندھا ہے
حر کی قسمت بدل گئی زہرا

ظلم تجھ پر کئے، نہیں سوچا
مصطفیٰ کی لاڈلی زہرا

مصطفیٰ سے منافقت کی
تجھ سے ہے اِن کو دشمنی زہرا
آئے دربار سے یوں لٹ کر تو
بیٹی پہچان نہ سکی زہرا

یہ خدا کا نقی پہ احسان
لکھ رہا ہے ثنا تِری زہرا

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

شام کی فوج کو جو صبح □□ چھوڑا حر□ نے

پایا شبیر□ کے □ لشکر میں سویرا حر نے

عزتیں پائی □یں شبیر□ کے □ در سے اتنی
فاطم□ زہر ا□ کا رومال بھی پایا حر نے

سار□ اصحابِ حسین□ آ ئ□یں□اں اِنکے بعد
سب سے پہلے□ کیا جنت کا نظار□ حر□ نے

دیکھ کر حر□ کو □وئیں انبیا عزت میں کھڑے□
کتنا پایا خدا جانے□ بڑا رتبے□ حر□ نے

فاطم□ زہرا کا رومال ملا جب کو نقی
رتبے□ یوں پایا □□ سلمان □ سے □ اونچا حر نے

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

ہر اک کو رزق ہے بانٹا علی کی بیٹی نے

کسی سے کچھ نہیں مانگا علی کی بیٹی نے

سنایا ایسا ہے خطبہ علی کی بیٹی نے
یزید کو کیا رسوا علی کی بیٹی نے

ہر ایک چیز کو خاموش کردیا ایسے
جما لیا ہے جو قبضہ علی کی بیٹی نے

کوئی یزید نہ مانگے گا اب کبھی بیعت
"بھرم حسین کا رکھا علی کی بیٹی نے "

ہوئے ہیں خوش تِری آمد سے پنجتن سارے
مقام پا لیا ایسا علی کی بیٹی نے

یزید لعنتی ہے قاتلِ امام حسین
یہ کھل کے سب کو بتایا علی کی بیٹی نے
یزید موت تِری ہوگئی تھی اس لمحے
کیا جو خطبہ سے حملہ علی کی بیٹی نے

بچایا دینِ نبی کو حسین لیکن

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

حسینیت کو بچایا علیؑ کی بیٹیؑ نے

زینبؑ کو شاعرِ مولاؑ بنا دیا تو نے
یہ درجہ دیا مجھؑ رتبہ علیؑ کی بیٹیؑ نے

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی

میں بیاں کیسے کروں آپ کا انداز تھا
باتوں باتوں میں ہی کر دیتی ہیں اعجاز تھا

فاطمہ زہرا مجھ آکے دعا دیا لگیں
آپ کی مدح کا جب بھی کیا آغاز تھا

جس طرح آپ کو حاصل ہوا اللّٰہ سے یہ
کون حاصل بھلا ایسا کر اعزاز تھا

لیکے آئی ہیں ملک خلد سے اک ایک نغمہ
تیری مدحت میں جو شامل کئے الفاظ تھا

اسوۂ زہرا سے جس کو آگہی ہو جائے گی

شخصیت وہ اس جہاں میں خود سخی ہو جائیگی

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

حبّ ِ زہراؑ سے جو دل میں روشنی ہو جائیگی
تب عدوئے فاطمہؑ سے دشمنی ہو جائیگی

حیدرؑ و زہراؑ کے دشمن کی رکھی رب نے سزا
ذات وہ زندہ ہے لیکن موت سی ہو جائیگی

نوری شہزادی ہیں میری تزکرہ بھی نور ہے
جن کی الفت سے لحد میں روشنی ہو جائیگی

بضعۃ منّی محمدؐ نے کہا سن لو شیخ

اِن کی الفت سے گناہوں میں کمی ہو جائیگی

لعن بھیجو دشمن ِ زہراؑ پہ تم صبح و مساء
زندگی میں دیکھنا خود بہتری ہو جائیگی
آپ ہیں خاتون ِ جنّت آپ ہیں خیرالنسا

اِن کی الفت حشر میں چھاں گھنی ہو جائیگی

مصطفیٰ کی آل سے گر بغض رکھو گے یہاں
تیرگی تیری بھی پھر یہ زندگی ہو جائیگی

شاہ کی مجلس کی خاطر جب بچھا فرشِ عزا
آئیں گی زہرا ،فضا بھی جنّتی ہو جائیگی

مانگنے خیرات آیا بابِ شہرِ علم تک
منقبت اب ہے یقیں پوری نقی ہو جائیگی

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

□□ خاندان میں اصغر ربا کا بیٹا
صغیر □و گیا اکبر ربا کا بیٹا

وہ جنگ جیت گیا کربلا کے میداں میں
زباں پھرا کے □ لبوں پر ربا کا بیٹا

سپاہِ شام کو □نس کر رُلا دیا جس نے
یہ □ ایک چھوٹا سا حیدر ، ربا کا بیٹا

میں ذکر کربلا والوں کا جب بھی کرتا □وں
تو سنّی□ آتا □□ اکثر ربا کا بیٹا

ملیں □□ نعمتیں زہرا□ کی مدح سرا کیا کیا
وہ فضل کرتا □□ ہم پر ربا کا بیٹا

گرا □□ جھولے سے آوازِ استغاثہ پر
صدا حسین کی سن کر ربا کا بیٹا

وہ حرملا گیا جاں سے جو دیکھا شہ□□ کو
فقط
یہ لیکے آگئے □ سرو ، ربا کا بیٹا

کربلا □□ جو شان و شوکت سے
صرف زینب□ تمھاری محنت سے

نامِ حیدر□ زباں پہ لا آنا
تم کو بچنا □و جب □لاکت سے

یا علی□ کہ□ دیں مشکل میں

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

مل گئی ہے نجات آفت سے

شیخ کیسے بچے گا محشر میں
زینبِ کبریٰ کی عدالت سے

لجے حیدر کا تیر لہجے میں
دیکھنے سب لگے یہ حیرت سے

صرف دنیا میں آپ ہیں ایسی
پنجتن خوش ہوئے ولادت سے
گھر پہ پرچم لگا ہے غازی کا
رہے رہا ہوں تبھی حفاظت سے

ہوگئے گونگے سب سپاہ نفاق
ثانیِ فاطمہ کی ہیبت سے